جمعرات | 10-جولائی 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 151 | جمعرات 4 ربیع الاول 1418ھ 10 وفا 1376ہش 10 جولائی 1997ء

اخلاق فاضلہ فنافی اللہ - اخلاص اور ایمان کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول امل، ریا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ، صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔ انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے۔ وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس طرف فطرت رشید، سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے۔ اور خدا ہی میں اپنی راحت تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 417)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں۔ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کردے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے، تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندورنی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لئے (-) لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ عبادت میں وضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت (زہر) اور عفونت سے روک ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 164)

جماعتی ترقی اور بلندیاں قربانیاں چاہتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہمیشہ کسی جماعت کی ترقی اور اس کی بلندی قربانیاں چاہتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں ملے گی جسے بغیر قربانی کے ترقی حاصل ہوئی ہو۔ کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جس نے بغیر قربانی ترقی پائی ہو۔ ترقی اور کامیابی کے لئے ضرور قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اور جب تک انسان قربانی نہ کرے وہ کوئی بڑی کامیابی اور عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہر ایک وہ شخص جس کے مد نظر ترقی ہو خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ان قربانیوں پر عامل ہو جو اس ترقی کے لئے ضروری ہیں اور ان قربانیوں کے لئے اس کے دل میں کسی قسم کی جھجک اور کسل پیدا نہ ہو کیونکہ جس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے وہ کوئی قربانی نہیں کر سکتا اور جو قربانی نہیں کرتا اس کی امیدیں ناامیدی سے بدل جاتی ہیں اور اس کی ترقی کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔

دنیا میں قربانی کا قانون ہر کام میں جاری ہے اور چھوٹی چیز بڑی چیز کے لئے قربان ہو رہی ہے۔ دیکھو غلہ لاکھوں اور کروڑوں من بڑی محنت سے پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوتا ہے یہی کہ انسان کے اندر ایک بھٹی ہے جس میں جھونک دیا جاتا ہے۔ ہندو ہون کرتے ہیں اور اس میں گھی، صندل، نافہ وغیرہ وغیرہ چیزیں جلاتے ہیں۔ حالانکہ ان چیزوں کو بیرونی آگ پر جلا کر ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ خود انسان کے اندر ہی ایک آگ ہے جس میں ان کو جلایا جاتا ہے اور اس طرح وہ اس کی زیست کا باعث بنتی ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ کروڑوں من غلہ انسان کی زیست کے لئے اس کے پیٹ کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ اور اربوں من بھوسہ جانوروں کے تنور شکم میں جلایا جاتا ہے یہ کیوں؟ اس لئے کہ جانوروں اور انسانوں کی زندگی بھوسہ اور غلہ سے بہت قیمتی ہے۔ اور وہ اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ ان چیزوں کو اس کے لئے قربان کیا جائے پس وہ اس کی خاطر قربانی ہوتی ہیں۔ پھر ایک بڑے آدمی کی بقا کے لئے جس سے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچتا ہو، ہزاروں چھوٹے انسان قربان ہوتے ہیں اور ہزاروں اپنے وقت، علم اور محنت اور جان تک کو اس کی زندگی قائم رکھنے کے لئے قربان کر دیتے ہیں تو تمام دنیا کے کاموں میں قربانی کا سلسلہ جاری ہے۔

(از خطبہ 17- ستمبر 1918ء)

خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے قدم رکھتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عبدالمجید خان صاحب ساکن کنجروڑ ضلع نارووال 5- جولائی 1997ء صبح ساڑھے سات بجے .بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اسی روز بیت المبارک میں عصر کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اور دعا مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب سابق ناظر دیوان نے کروائی۔ موصوفہ تحصیل شکر گڑھ کی لجنہ کی صدر کے طور پر خدمات بجالاتی رہیں۔ ان کے ایک بیٹے مکرم رانا عزیز اللہ خاں صاحب دعوت الی اللہ کے تحت بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ محترمہ سیدہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید مقبول احمد صاحب اسلام آباد مورخہ 21 جون 1997ء کو صبح کی عبادت ادا کرنے کے بعد عمر 72 سال اچانک اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ موصوفہ کو راولپنڈی میں قیام کے دوران بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ اور قریباً دس سال تک صدر لجنہ راولپنڈی خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ عزیز عابد احمد مصور ولد ناصر احمد صاحب محلہ باب الابواب ربوہ مورخہ 5 جولائی 1997ء کو ٹرین کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا اور اگلے روز چار بجے صبح اللہ کو پیارا ہو گیا۔ عزیز کی عمر قریباً تین سال تھی عزیز عابد مکرم مستری مختار صاحب کا پوتا اور حمید اللہ صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

10- وفا 1376 ہش   10- جولائی 1997ء

خدا تعالیٰ کو قرض دیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام طور پر دکانوں پر لکھا ہوتا ہے "قرض مقراضِ محبت ہے" یعنی اگر ہم نے آپ کو قرض دیا تو آپ عام طور پر واپس نہ کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے اور اس طرح آپ کے اور ہمارے تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ یہ بات ہے ایسے لوگوں کی جو قرض لیتے تو ہیں مگر واپس کرنے میں لیت و لعل کرتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ لے لیا ہے وہ مل گیا ہے اب اور نہ کچھ مانگیں گے نہ یہ واپس دیں گے۔ اگرچہ سب لوگ تو ایسے نہیں ہوسکتے' سب لوگ ایسے ہوں تو کاروبارِ زندگی کس طرح چلے۔ لوگ قرض لیتے بھی ہیں اور واپس بھی کرتے ہیں۔ لیکن اکثریت اس طرح واپس کرتی ہے کہ اس کے ساتھ کچھ زائد واپس نہیں کیا جاتا۔ ویسے عام طور پر اسے اصول کہا بھی نہیں جاسکتا۔ احسان تو کہا جاسکتا ہے۔ لیکن اصول یہ نہیں ہوسکتا کہ جتنا لیں اس سے زائد دیں۔ یہ ہے احسان کی بات اور احسان ہمیشہ اصولوں سے آگے نکل جاتا ہے۔ بہرحال قرض لوگ لیتے بھی ہیں واپس بھی کرتے ہیں اور پھر بعض لوگ لیتے بھی ہیں اور واپس بھی نہیں کرتے یا واپس کرتے ہیں تو بار بار یاددہانی کے بعد۔ ایسا کیوں ہے۔ ایسا یا تو اس لئے ہے کہ انسان کی اپنی فطرت مسخ ہوچکی ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ جو نیکی کسی دوسرے نے اس کے ساتھ کی ہے اس کا بدلہ دے۔ اس کو لوٹائے۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم موجود نہ ہو۔ قرض لینے کو تو لے لیا لیکن اب دینے کی نوبت ہی نہیں آرہی۔ کبھی رقم واقعی کم ہے اور کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ابھی تو مجھے اپنی ضرویات پوری کرنی ہیں۔ اس دوسرے شخص کا کیا ہے اس کے پاس زائد رقم تھی اس نے مجھے دے دی۔ جب میرے پاس زائد رقم ہوگی میں بھی اسے لوٹادوں گا۔ لیکن یہ انسانی کمزوری ہے یا روپے کا نہ ہونا یا دل کی کیفیت ٹھیک نہ ہونا۔

لیکن ایک اور قرض بھی دیا جاتا ہے اور وہ ایک ایسی ہستی کو دیا جاتا ہے جو نہ صرف لوٹا سکنے کے قابل ہے بلکہ بہت زیادہ لوٹاتی ہے اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی کہ جو ہم اسے قرض دیتے ہیں وہ ہم نے اسی سے لیا ہوا ہے۔ اسی سے لیا اسی کو ایک حصہ دیا اور اسی نے پھر اسے بہت سا کرکے واپس کردیا۔ کیسی عجیب کیفیت ہے قرض کی۔ یہ قرض ہے خدا تعالیٰ کو دینے والی بات۔ انسانی معاشرے میں تو جب کچھ قرض دیا جاتا ہے تو کچھ اسے پکڑایا جاتا ہے کچھ روپیہ پکڑایا جاتا ہے۔ کچھ سازوسامان پکڑایا جاتا ہے۔ کوئی چیک پکڑایا جاتا ہے۔ یا اور کوئی نہ کوئی ایسی چیز کیونکہ قرض دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اپنے آپ سے چیز الگ کرلی اور دوسرے کو دے دی۔ لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کو قرض دینے کا تعلق ہے ایسا کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ خرچ کہیں اور جگہ کرتے ہیں اور نام کسی اور جگہ لگتا ہے۔ کہتے ہیں نا کہ خدا تعالیٰ نے ایک شخص سے کہا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ تو وہ شخص کہنے لگا اے خدا تو کب بھوکا ہوسکتا ہے۔ اور تجھے کون کھانا کھلا سکتا ہے۔ تو جواباً خدا نے کہا تجھے فلاں شخص کا کچھ علم ہے وہ بھوکا ہے میری مخلوق ہے وہ بھوکا ہے سمجھو میں بھوکا ہوں اسے کھانا کھلاؤ گے تو گویا مجھے کھانا کھلاؤ گے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں دیا۔ کسی اور شخص کے ہاتھ میں دیا ہے اور وہ لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ کے خانے میں۔ اب خدا تعالیٰ آپ کو صرف اتنا کچھ ہی واپس نہیں کرے گا بلکہ بہت کچھ۔ کیا عجیب قرضہ ہے یہ۔

کبھی نہ کبھی کسی کے دل میں انقباض بھی پیدا ہوتا ہے کہ خدا کو دیا ہی کیوں جائے خدا کے پاس تو سب کچھ ہے۔ وہ جو چیز جس طرح چاہے جب چاہے جہاں چاہے استعمال کرسکتا ہے۔ پھر ہم اسے کیوں دیں۔ بظاہر تو یہ بات ٹھیک لگتی ہے۔ لیکن ہم اسے دیتے ہی کب ہیں۔ یا تو یہ ہو کہ جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کو قرض دیتا ہے انسان کوئی چیز لے کر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں پکڑا دے کہ میں نے قرض دے دی ہے۔ ایسا تو نہیں ہوتا۔ ہوتا تو صرف یہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے وہ کردیا جائے۔ وہ چاہتا ہے بیواؤں کی مدد کی جائے۔ بیواؤں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ کو قرض دینے والی بات ہوتی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے لیا کچھ بھی نہیں لیکن دے گا بہت کچھ۔

اسی طرح اور بہت سی باتیں ہمیں بتائی جاتی ہیں۔ گرے پڑوں کو اٹھاؤ۔ غریبوں کی مدد کرو۔ لوگوں کو بہتر زندگی بسر کرنے کی راہیں دکھاؤ۔ یہ ساری ایسی چیزیں ہیں کہ خرچ تو انسان کے لئے ہوتی ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے لیکن دراصل وہ خدا تعالیٰ ہی کو دی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ لاؤ اور مجھے قرضہ دو۔

قرضے کے لفظ سے جیسے کہ پہلے کہا گیا ہے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ چیز لوٹانے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کو کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی جس میں لوٹانے کا عنصر شامل نہ ہو۔ اگرچہ انسان جب خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس کے دل میں یہ خیال بھی آئے کہ اب اسے یہ چیز واپس ملے گی اور وہ جانتا بھی نہیں کہ اگر واپس ملی تو کس طرح ملے گی اور کب ملے گی اور کہاں ملے گی لیکن بہرحال جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین لاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی صفات کو پہچانتے ہیں وہ یقین ہی کے ساتھ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت کچھ خرچ کیا تو نہ صرف وہ خرچ شدہ رقم واپس مل جائے گی بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ واپس ملے گا۔

پس دیکھا آپ نے کتنا فرق ہے قرض میں جو انسان لیتا ہے اور قرض جو خدا کو دیا جاتا ہے۔ کون نہیں چاہے گا کہ اس کی رقم بڑھتی رہے۔ اس کا سازوسامان بڑھتا رہے۔ لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کو دینے سے چیز بڑھتی ہے تو پھر تو واقعی ہر شخص یہ کوشش کرے گا کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ خدا کے ہاں حاضر کردے۔ تاکہ وہاں سے جو کچھ ملے وہ اس سے بہت زیادہ ہو جو ہم نے دیا ہے۔ قرض کو پہچانیئے اور قرض کی اہمیت کو جانئے۔ اور یہ دیکھئے کہ انسانوں کو قرض دیتے ہوئے جی ہچکچاتا ہے۔ پتہ نہیں رقم واپس ملے گی یا نہیں۔ پتہ نہیں واپس نہ ملنے کی صورت میں تعلقات بھی خراب ہوجائیں گے یا نہیں۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کو جی چاہتا ہے کہ دیا جائے۔ خاص طور پر اس یقین کی موجودگی میں کہ خدا تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔ قرض واپس لوٹا دیتا ہے اور جتنا کچھ لوٹانا چاہئے اس سے بہت زیادہ لوٹاتا ہے۔

پس آیئے ہم اپنے دلوں کو اس بات کے لئے تیار کریں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ اسے قرض دیں۔ اور وہی ہمیں لوٹائے۔

گوشۂ گمنام میں بھی مجھ کو جینا آ گیا
شہد پیتے پیتے مجھ کو زہر پینا آ گیا
اپنے زخموں کو کھُلا رکھتا ہوں لوگوں کے لئے
اور لوگوں کے کھُلے زخموں کو سینا آ گیا
میں نے جس جس سے بڑھایا ہے محبّت کا سلوک
اس کے دل کی دھڑکنوں میں مجھ سے کینہ آ گیا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں ہوں اللہ خوب دیکھنے والا۔ یہ (۔) ایک بہت ہی حکمت والی کتاب کی (۔) ہیں۔ کیا لوگوں کے لئے یہ بات باعث تعجب ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص کو اپنی وحی کے لئے چن لیا یعنی جو پہلے انہی میں سے تھا اور اس وحی کا مقصد یہ ہے کہ تو لوگوں کو ڈرائے اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں ان کو خوشخبری دے کہ ان کا قدم ان کے خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے یعنی اللہ کی نظر میں انہیں سچائی کا قدم عطا فرمایا گیا ہے۔ یہ بات سن کر کافر کہتے ہیں یہ تو یقیناً ایک بہت بڑا اور کھلا کھلا جادوگر ہے۔

(۔) فرمایا (۔) اس میں تعجب کا اظہار پایا جاتا ہے۔ ایک تو وہ تعجب ہے جو کافروں کو اس واقعہ پر ہوا اور دوسرے اس طرز کلام میں ان پر تعجب کیا گیا ہے۔ فرمایا تم پر تعجب ہے تمہاری عجیب حالت ہے تم اس بات کو سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کیسا واقعہ ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور تعجب کی بات یہ ہے کہ جہاں تک مضمون کا تعلق ہے بظاہر اس کا جادو سے کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً کسی انسان کا یہ کہنا کہ میں تمہیں اس ہلاکت سے اور بدیوں کے اس نتیجہ سے جو تم میں پیدا ہو چکی ہیں ڈراتا ہوں اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں ان کو خوشخبری دیتا ہوں کہ ان کا قدم ان کے رب کے نزدیک سچائی کا قدم ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس اعلان کا جادو سے کیا تعلق ہے؟ یعنی اس کے نتیجہ میں ان کا حیرت میں مبتلا ہو جانا اور یہ اعلان کرنا کہ (۔) کہ یہ تو ایک بہت ہی بڑا اور کھلا کھلا جادوگر ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ چنانچہ جب ہم اس مضمون پر غور کرتے ہیں تو ایک بہت ہی لطیف اور حکیمانہ مضمون ابھر کر سامنے آتا ہے اور ساتھ ہی دل یہ بے اختیار گواہی دیتا ہے کہ یقیناً یہ کتاب حکیم ہی کی (۔) ہیں اور بڑی گہری حکمت والی کتاب کا یہ مضمون ہے۔

لوگوں کو سب سے بڑا تعجب تو اس بات پر تھا کہ (۔) ایک شخص جو ان میں سے تھا اسے اللہ نے وحی کے لئے چن لیا ہے وہ سوسائٹی جس میں انبیاء تشریف لاتے ہیں وہ تو فساد کا گڑھ بن چکی ہوتی ہے۔ اس میں جھوٹ اس طرح پنپتا ہے جیسے شاداب زمینوں میں سبزیاں پنپتی ہیں۔ ہر طرف گندگی' فساد' جھوٹ' دغابازی اور دجل پھیلا ہوتا ہے جس میں ان کی نشوونما ہو رہی ہوتی ہے۔ اس زمین سے ایک کلمہ طیبہ کا نکل آنا اور ایسی روئیدگی کا نمودار ہو جانا جو آسمانی روئیدگی کا رنگ رکھتی ہو یہ تو واقعی بڑے تعجب کی بات ہے۔ پس ان لوگوں کو پہلا تعجب تو اس بات پر ہے (۔) ان جیسے لوگوں میں سے خدا نے وحی کے لئے ایک بندہ کو چن لیا اور پھر ایسا چنا کہ جو ان جیسے لوگوں میں ویسی ہی تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے جیسی خود اس کے اپنے اندر خدا کا ہاتھ لگنے کے نتیجہ میں لوگ دیکھ رہے ہیں۔ یہ ہے وہ کھلا کھلا جادو جس کی وجہ سے ان کی عقلیں ورطہ حیرت میں ڈوب گئیں۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی نکلے اور اتنا مقدس ہو جائے اور اتنا عظیم الشان وجود بن جائے کہ خدا کے پیار کی نگاہیں اس پر پڑنے لگیں اور خدا اپنی وحی کے لئے اسے مختص فرمالے' اسے مصطفیٰ اور مرتضیٰ بنالے اور پھر وہ یہی جادو دوسروں پر بھی چلانے لگے یعنی اسی گندی سوسائٹی سے گندے لوگوں کو ہاتھ میں لے اور ان کی کایا پلٹ کر رکھ دے۔ وہ لوگ جن کا قدم ہمیشہ جھوٹ پر پڑا کرتا تھا۔ جن کی روش جھوٹ کی روش ہوا کرتی تھی۔ جن کا معاشرہ جھوٹا تھا جن کی عدالتیں جھوٹی تھیں' جن کی زندگی کا ہر پہلو برائیوں میں ڈوبا ہوا تھا' جن کی اقتصادیات اور بول چال' جن کی سیاست اور رہن سہن غرضیکہ ہر چیز جھوٹ پر مبنی تھی' محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان پر ہاتھ ڈالا تو اس سوسائٹی کو ایسا تبدیل فرمادیا کہ جو بھی اس پر ایمان لاتا ہے اس کا قدم خدا کے نزدیک قدمِ صدق بن جاتا ہے۔ (ان کے رب کے نزدیک) نے اس صدق کے مضمون کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا یعنی صرف سوسائٹی کی نظر میں اچھے نہیں ہوئے' بلکہ ان میں اتنا گہرا اور حقیقی صدق پایا جاتا ہے کہ آسمان سے ان کا رب یہ گواہی دیتا ہے کہ ان کا قدم صدق پر پڑ رہا ہے۔ صدق کے سوا ان کا قدم کسی اور چیز پر پڑ ہی نہیں سکتا۔ (۔۔)

یہ تو ایک بالکل واضح اور کھلی بات ہے کہ قدم صدق کا تعلق نظر کی سچائی اور نظر کی صفائی سے ہوتا ہے۔ جب تک نظر صاف اور ستھری نہ ہو۔ جب تک نظر سچی نہ ہو' قدمِ صدق عطا ہو ہی نہیں سکتا۔ قدم تو ایک اندھی چیز ہے۔ قدم تو پیروی کرتا ہے اس نور کی جو نور نظر کہلاتا ہے۔ اگر وہ نور قدموں کی رہنمائی کر رہا ہے تو ہمیشہ وہ قدم صحیح جگہ پڑیں گے۔ دیکھیں وہ قدم جو دن کو صحیح رستہ پر پڑتے ہیں کیچڑ کی پہچان خشک رستے سے کر لیتے ہیں' صاف رستے کو غلاظت سے ممتاز کر کے دکھاتے ہیں تو اس کی وجہ نورِ نظر ہی ہوتا ہے۔ دن کو چونکہ نور نظر واضح ہوتا ہے اس لئے قدم ہمیشہ سچائی پر پڑتا ہے۔ لیکن رات کے دھندلکے میں اور جوں جوں اندھیرا گہرا ہوتا چلا جائے انسان کے لئے غلط جگہوں پر قدم پڑنے کا امکان اور احتمال بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے قدمِ صدق پڑنے کا امکان اور احتمال بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے قدم صدق کا براہ راست نورِ نظر سے تعلق ہے۔ جب تک یہ نور درست نہ ہو اس وقت تک قدم درست نہیں ہو سکتے اس لئے وحی سے بھی اس کا تعلق ہے۔ یہ ایک معمہ ہے جس کی چابی ان الفاظ میں رکھ دی گئی ہے۔ (۔) اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کو وحی کا نور عطا نہ ہوتا تو آپ کے غلاموں کو جو کثرت کے ساتھ قدمِ صدق عطا ہوئے یہ ہرگز عطا نہیں ہو سکتے تھے۔ یہ وہ نور ہے جس نے پھر آپؐ کی ذات کو مجسم نور بنا دیا۔

چنانچہ قرآن کریم میں متعدد جگہ یہ ذکر ملتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نورٌ علیٰ نور بن چکے تھے۔ وہ کتاب جو آپؐ پر اتاری گئی وہ بھی نور تھی اور جس پر وہ کتاب اتاری گئی وہ بھی نور تھا۔ آپؐ کا وجود مجسم نور بن چکا تھا اور یہ وحی کی برکت ہے۔ اور یہ برکت آگے آپ کے غلاموں کو عطا ہو سکتی تھی اور آپؐ نے عطا بھی فرمائی۔

پس یہ خوشخبری کا مضمون ہے جس کو سمجھنے کے بعد انسان پر اس کے راز منکشف ہو جاتے ہیں اور وہ قدم صدق اختیار کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ وحی کا نور ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ یہ نور آگے آپؐ کے غلاموں کو بھی عطا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ایسے ہیں کہ ان کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہے اور ان کے دائیں ہاتھ ان کے ساتھ رہتا ہے۔ اور وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا۔ ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل فرمادے اور ہماری بخشش فرما۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہی وہ نور ہے جس کا ذکر آنحضرت ﷺ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

کہ اے لوگو (صاحب ایمان) کی فراست سے ڈرا کرو یقیناً وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

گزشتہ خطبہ میں نے تقویٰ کی آنکھ کی جو بات بیان کی تھی اس کو یہاں اللہ کی آنکھ کہہ کر بیان کیا گیا ہے کہ (صاحب ایمان) کی فراست سے اس کے فہم سے اور اس کے ادراک سے بچو۔ اس کی نظر سے تمہاری کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ لیکن جہاں تک اللہ کے نور کا تعلق ہے وہ تو لامحدود ہے اور وہ نور ایسی چیز تو نہیں ہے کہ جو فرد فرد کے ساتھ الگ الگ سلوک کرنے والا ہو۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں ایک (صاحب ایمان) کا نور فراست اور ہوتا ہے اور دوسرے کا کچھ اور۔ ایک کا مقام اور ہوتا ہے اور دوسرے کا اور۔ ان کے نوروں میں فرق ہوتا ہے۔ یہ راز (کلام الٰہی) ہم پر کھول رہا ہے کہ اگرچہ (صاحب ایمان) درحقیقت اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اس نور کو اختیار کرنے کی ہر شخص کے اندر مختلف قسم کی استعداد عطا ہوئی ہے جو اسے ایک خاص حد تک نور کو اختیار کرنے کی توفیق بخشتی ہے اکثر لوگ اس استعداد کے ہوتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ سے پورا نور حاصل نہیں کرتے اور اس بات سے بے خبر رہتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نور بصیرت عطا ہوگا لیکن بعض لوگ جو زیادہ فراست رکھتے اور جو اس مضمون کی حکمت کو سمجھتے ہیں وہ باوجود اس کے کہ اپنے اندر ایک نور کو دیکھ رہے ہوتے ہیں پھر بھی وہ مسلسل یہ دعا کرتے چلے جاتے ہیں کہ (۔) اے ہمارے رب ہمارے نور کو تمام فرما دے۔ اس کو مکمل کر دے۔ ہمیں جتنا بھی نور حاصل ہوا ہے تو نے ہمیں اس سے زیادہ کی ضرور استعداد بخشی ہوگی اس لئے ہمیں ایک مقام پر کھڑا نہ رہنے دے بلکہ اس نور کا، تمام فرما دے' اسے مکمل کر دے۔ اس سے ہمیں (میں نے تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی) کا مضمون بھی سمجھ آگیا یعنی روحانی طور پر مختلف درجات ہیں ان میں آخری مقام' مقام نبوت ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کا نور تمام ہو جاتا ہے اور اسے اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کامل نور عطا فرما دیتا ہے۔ پھر استعدادوں کے فرق کی وجہ سے ان کے نور کی جلوہ گری میں بھی فرق دکھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن ان سے نچلے درجہ پر جتنے بھی (صاحب ایمان) ہوتے ہیں ان سب کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق بھرپور نور عطا ہو سکتا ہے۔ ان میں سے جو صاحب فراست ہوتے ہیں' جن کو خدا خاص طور پر بصیرت کی آنکھ عطا فرماتا ہے وہ مسلسل اس دعا میں لگے رہتے ہیں (اے ہمارے رب تو ہمارے نور کو ہمارے لئے مکمل فرما) اور یہ دعا کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں؟ فرمایا ان کے آگے بھی نور چل رہا ہے' ان کے دائیں بھی نور چل رہا ہے اور ان کے بائیں بھی۔ دونوں اطراف مراد ہیں یعنی ہر سمت ان کے لئے نور ہی نور ہے پھر بھی وہ اس پر تکبر اختیار نہیں کرتے۔

اس سے ایک اور لطیف نکتہ یہ معلوم ہوا کہ (صاحب ایمان) ہر طرف سے نور میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ جس طرف بھی جاتے ہیں انہیں قدمِ صدق عطا ہو رہا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ جانتے ہیں کہ ان کی اپنی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں یہ نور وہ سارا نور نہیں ہے جو خدا بندہ کو عطا فرماتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی نور ہے' اس کے علاوہ بھی ذہنی جلا اور روحانی لطافتوں کے مراتب اور مقامات ہیں اور ایسی سمتیں ہیں جن سے ہو سکتا ہے وہ بالکل بے خبر ہوں۔ دراصل تقویٰ ہی ہے جس سے نور صیقل ہوتا ہے یہ بڑی محنت کا کام ہے اور اس پر لوگ اپنی ساری زندگی خرچ کر دیتے ہیں۔ تاہم اس کا آخری مرتبہ صرف انبیاء کو نصیب ہوتا ہے۔ انبیاء سے نچلے درجے کے جتنے لوگ ہیں وہ اپنے اپنے اس نور کے مقام کو بھی پوری طرح حاصل نہیں کر سکتے جو ان کے لئے مقدر ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ اس سمت میں بڑھتے رہتے ہیں اور نور کے حصول کا سلسلہ ساری زندگی جاری رہتا ہے۔ اگر نور مختلف ہے تو قدم صدق بھی مختلف ہوگا۔ اس کے مقام' اس کے مرتبہ' اس کے حجم اور اس کی وسعتوں میں ضرور فرق ہوگا۔ یہ راز حضرت (بانی سلسلہ) نے ہمیں سمجھا دیا جب یہ فرمایا کہ میں ایک وسیع اور عظیم دنیا کو اپنی سچائی کے تحتِ اقدام دیکھتا ہوں یعنی میری سچائی کے قدم بہت وسیع ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ قدم صدق یا

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

اچھی باتوں کے پھیلنے سے معاشرے میں بہتری آتی ہے۔ آپ جو بھی اچھی بات سنیں یا جو اچھی بات آپ کے دل میں آئے اس کا دوسروں سے ضرور ذکر کریں۔ یہ بھی اچھائی کو پھیلانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

ملک رفیق احمد- مربی سلسلہ

ہفتہ وار آپ کیلئے انعامات کا سلسلہ لائیو خطبات

آج سے تیرہ سال قبل جب حضرت صاحب لنڈن تشریف لے گئے تو ہمیں اس بات سے بہت پریشانی تھی کہ اب جمعہ کے خطبات کس طرح سنیں گے اور ہم یہ دعائیں کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی ایسا انتظام کردے کہ حضرت صاحب کی باتیں خطبات اور نصائح ہم تک پہنچ سکیں۔ اچانک حالات میں ڈرامائی تبدیلی آنا شروع ہوئی اور ہم نے دیکھا کہ خطبات کے سننے کے لئے دور جدید کی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاموشی اور سکون سے ان کی آواز ہم تک پہنچانے کے لئے پہلے مرحلہ پر آڈیو کیسٹز کے ذریعہ حضرت صاحب کی آواز ہم تک پہنچانے کی سہولت پیدا ہو گئی۔

حضرت صاحب کے خطبات پہلے سے وسیع دائرے میں پہنچنے کے لئے یہ پہلا زینہ تھا جس نے خطبات سننے والوں کا دائرہ وسیع کر دیا۔ تنزانیہ کے شہر موشی کے قریب قہوہ (کافی) کے باغات کا ایک وسیع علاقہ ہے اور ان کے درمیان میں ایک قصبہ Machame ہے وہاں ہم یہ کیسٹز دیکھ کر بہت خوش ہوا کرتے تھے اور خاکسار اردو کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرکے اور کیسٹز بھر کر احباب کو سنایا کرتا تھا۔

ابھی زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ حضرت صاحب کے خطبات کی ویڈیو کیسٹز ہمیں موصول ہونے لگیں اور اس کے ساتھ ہی وی سی آر کا انتظام ہو گیا۔ مورو گورو تنزانیہ کے رہنے والوں کی اکثریت کے لئے ٹی وی ایک انوکھی چیز تھی بہت سے افریقن دوست آکر حضرت صاحب کا خطبہ سنتے اگرچہ انہیں اردو سمجھ نہیں آتی تھی لیکن نہایت توجہ سے پورا وقت خاموشی سے بیٹھ کر خطبہ سنتے یہاں تک کہ انہی دنوں انگریزی زبان میں سوال و جواب کی مجالس کے ریکارڈ شدہ کیسٹز پہنچنے لگے اس سے انگریزی جاننے والوں کے لئے خوشی کے سامان پیدا ہو گئے۔

یہ نظام خطبات سننے کا ابھی متعارف ہی ہو رہا تھا کہ اچانک یہ خبر سنی کہ سیٹلائٹ کے ذریعہ حضرت صاحب کے خطبات سننے کے لئے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ان دنوں احمدیوں کا شوق جنوں دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ ہمارے شہر ربوہ میں بھی چند ایک ڈشیں لگی تھیں ہم عین وقت پر بعض اوقات سٹیشن کے سامنے بعض اوقات اقصیٰ روڈ پر اور بعض اوقات اپنے ہی محلہ میں ان گھروں کا رخ کرتے تھے جن میں ڈش انٹینا کے ذریعہ خطبہ سننے کا انتظام تھا۔ خوشی اس بات سے ہوا کرتی تھی کہ ہمیں ہمارے پیارے کی آواز عین اسی لمحے پہنچ رہی ہے جب آپ خطبہ دے رہے ہیں ساتھ ہی ہم ان خوش قسمتی کے دنوں کے لمحات کو یاد کرکے مغموم ہو جایا کرتے ہیں کہ ایک وہ وقت تھا جب حضرت صاحب خود ہمارے درمیان کھڑے ہو کے ہمیں خطاب کیا کرتے تھے۔

ہفتہ وار لائیو خطبات کا سلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا کہ یہ خوش خبری سنائی گئی کہ پیارے آقا روزانہ ہی بابرکت مہینہ میں درس دیا کریں گے۔ یہ گویا ہمارے لئے موسم بہار کی آمد کا اعلان تھا۔ منڈی بہاؤالدین شہر میں ان ہی ایام میں ہمیں ان بہار کے ایام سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا۔ بچے بڑے بوڑھے شوق اور وفور محبت سے اکٹھے مل بیٹھا کرتے تھے۔ عجیب دل کو خوش کرنے والی رونقیں ہوا کرتی تھیں۔ اور عملی طور پر اس آواز پر لبیک کہنے والوں میں بشاشت اور خوشی کا سمندر ان کے چہروں سے عیاں بلکہ لبریز نظر آتا تھا۔

باقی صفحہ 7 پر

ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ

ضرورت مند - اور حاجت روائی

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

"اپنے کشکول" میں سے کچھ قارئین الفضل کی نذر کر رہی ہوں۔ آجکل تو فقیروں کے انداز بھی بدل گئے۔ کشکول تو اب کہیں دکھائی ہی نہیں دیتا۔ بچوں کو تو شائد معلوم بھی نہیں ہوگا کہ کشکول کیسا ہوتا تھا۔ کیا ہوتا ہے۔ کشکول ہاتھ میں دیکھ کر تو لوگ بن مانگے بھی کچھ نہ کچھ اس میں ڈال دیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی یہ کشکول اندھے کے ہاتھ میں بھی ہوتا تھا۔ جہاں چند کھوٹے سکے ہی باقی رہ جاتے تھے۔ بہرحال دست سوال دراز کرنے سے بچاتا تھا۔ ہمارے دل کا کشکول سلامت رہے خدا اس میں خیر کی بھیک ڈالتا رہے۔ فقیر کو صدا نہ لگانی پڑے اور کچھ مل جائے۔ یہ آجکل تو ممکن ہی نہیں رہا۔ لیکن مادی دنیا میں۔ ہاں خدا کے حضور ہماری ہر ادا کشکول بن جائے۔ ہماری آنکھیں ہمارے کان۔ ہمارے ہاتھ اور ہمارے دل و دماغ اور ان میں خدا کی رحمت و شفقت کے انمول سکے گرتے رہیں۔ جنہیں پاکر ہم مخمور و مطمئن رہیں کسی غیراللہ کے سامنے دست سوال دراز نہ کریں۔ یہی کہتے رہیں۔

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

انسان اپنی پیدائش سے پہلے سے لے کر وفات کے بعد تک ہر آن ضرورت مند ہے۔ اور حاجت روائی کا محتاج ہے۔ حمل کے دوران اگر عورت اچھی خوراک لے اچھی نگہداشت میں رہے۔ اور کسی ماہر ڈاکٹر کی مدد حاصل کرتی رہے تو مختلف عوارض سے بچی رہتی ہے۔ نیز وضع حمل کے دوران بھی ماہر ہاتھ اسے مختلف پیچیدگیوں سے بچنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ بچہ کی پیدائش کے فوراً بعد اسے سردی گرمی سے بچانے کے لئے لباس بھوک مٹانے کے لئے دودھ اور نگہداشت کے لئے ماماتا کی گود درکار ہوتی ہے۔ اور اسی طرح ہر قدم پر بلکہ اس کا ہر ہر سانس دوسروں کا ایک طرح سے محتاج رہتا ہے۔ یہاں تک کہ شادی غمی۔ دکھ درد۔ تعلیم۔ علاج روزمرہ کی ضروریات زندگی معاشرتی رواداری اخلاقی اقدار غرضیکہ ہر حالت میں انسان کو کسی دوسرے انسان کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حاجت روائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح وفات کے بعد کفن دفن یا اپنے رواج کے مطابق اس کی آخری رسومات بجالانے تک میں انسان کو انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔

اس سب کے باوجود حضرت انسان کی "میں" اور نمائشی خودداری اسے بعض مشکلات میں مبتلا رکھتی ہے۔ یہ خودداری' اناء میں ڈھل کر انسان کا شمار نخوت اور کبر و تکبر تک میں کرادیتی ہے۔ یہ بھی تصویر کا ایک رخ ہے۔ ایسے خوددار لوگ بھی دنیا کو کوئی نہ کوئی سبق دے جاتے ہیں۔ لیکن دوسرا رخ "رخ زیبا" ہے۔ یعنی حاجت روائی کا جذبہ۔ دوسرے کی حاجت روائی۔ انسان کی روح کو بالیدگی بخشتی ہے۔ اور طبیعت کو سکون اور اطمینان!

یہاں ہمارے سامنے یہ لائحہ عمل پیش کیا گیا ہے۔

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

بالکل بجا۔ یہ تو ہمارے ایمان کا ایک حصہ ہے۔ کہ بے چارہ انسان عاجز ہے۔ اپنی پیدائش کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا حرم حضرت امام جماعت الثانی کی

وفات پر مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

ہم ممبرات و عہدیداران لجنہ اماء اللہ پاکستان' حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ کی المناک وفات پر اپنے انتہائی جذبات غم و ہم کا اظہار کرتی ہیں۔ آنحترمہ کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے عموماً اور طبقہ خواتین کے لئے خصوصاً بے حد دکھ اور غم واندوہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں تاقیامت آپ کی روح پر نازل ہوتی رہیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا 7- اپریل 1919ء کو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ 1944ء میں حضرت سیدہ ام طاہر کی وفات کے بعد ان کے بچوں کی نگہداشت کے لئے اور بعض الٰہی بشارات کے تحت حضرت امام جماعت الثانی کے عقد مبارک میں آئیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے ایک رؤیاء میں دیکھا کہ:-

"ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ"

چنانچہ 24- جولائی 1944ء کو حضرت امام جماعت الثانی سے عقد کے بعد جماعت اور خاندان میں آپ "مہر آپا" کے نام سے ہی مشہور ہوئیں اور زندگی بھر اسم بامسمّٰی ثابت ہوئیں۔ اور جن اغراض کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے آپ سے نکاح کیا تھا زندگی بھر ان کے حصول کے لئے کوشش فرماتی رہیں اور احباب جماعت کے ساتھ مہر اور محبت کا تعلق قائم رکھا۔ بہت نرم مزاج۔ غریب پرور۔ مسکین نواز اور ضرورت مند کی مدد کرنے والی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بہت ذوق شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مختلف حیثیتوں میں کام کرتی رہیں۔ ایک لمبی مدت تک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نائب صدر بھی رہیں۔

آپ نے اپنی ساری جائیداد اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر دی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 23- مئی 1997ء میں آپ کی اس قربانی کا تذکرہ فرماتے ہوئے اعلان فرمایا ہے کہ جرمنی میں اس صدی کے آخر تک تعمیر ہونے والی ایک سو بیوت الذکر میں سے ہر بیت الذکر میں حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے بھی ایک خطیر رقم پیش کی جا رہی ہے۔

اس صدمہ کے موقعہ پر ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان اپنی طرف سے اور پاکستان کی تمام لجنات کی ممبرات کی طرف سے حضرت امام جماعت الرابع خاندان حضرت بانی سلسلہ خاندان حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب اور حضرت سیدہ موصوفہ کے بھائی سید نعیم احمد شاہ صاحب' آپ کی ہمشیرہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور تمام جماعت کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور جماعت کی خواتین کو آپ کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کا وارث بنائے۔ آمین۔

شریک غم ممبرات
مجلس عاملہ لجنہ پاکستان

تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محمد منیر احمد شمس مربی سلسلہ

محترم عتیق احمد صاحب باجوہ

20۔ جون 97ء کو نہایت روح فرسا خبر ایک دوست نے ہمارے گھر پہنچائی کہ "پیارے اور محترم عتیق احمد صاحب باجوہ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے" (ہم سب اللہ کے لئے ہیں۔ اور سب کو اللہ ہی طرف لوٹ کر جانا ہے) یہ خبر سن کر ناچیز سکتہ میں آگیا یوں لگتا تھا۔ جیسے تمام متحرک چیزیں گویا تھم گئی ہیں۔ اور ذہن و دماغ پر بہت زور دے کر مخاطب حضرات سے گفتگو کرنی پڑی۔ اب بھی نگاہوں کے سامنے ایک وجیہہ اور مسکراتا ہوا چہرہ بار بار آرہا ہے۔ اور یوں لگتا ہے جیسے کل کی بات تو ہے 93ء۔94ء کی بات ہے۔ خاکسار کو ضلع وہاڑی میں دو سال خدمت دین کی توفیق ملی۔ اس وقت مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب امیر ضلع وہاڑی تھے۔ اس طرح تقریباً دو سال مجھے آنمحترم کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میرے لئے خوش قسمتی تھی کہ ایک معروف قانون دان اور بہترین داعی الی اللہ جن کے پاس ایک وسیع دینی و دنیاوی علم تھا۔ ان کے تجربہ سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا انہوں نے ہر لحہ میری راہنمائی فرمائی۔

بچوں کے ساتھ بہت زیادہ پیار کرنے والے۔ انتہائی کم گو۔ سخت محنتی۔ نہایت باوقار۔ بے حد مخلص احمدی۔ دین سے انتہائی محبت کرنے والے۔ عبادت سے عشق کرنے والے۔ باجماعت عبادت نہایت التزام سے ادا کرنے والے اور جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے پایا۔ آپ بہترین وکیل اور معروف قانون دان تھے۔ آپ کا چیمبر دعوت الی اللہ کا سنٹر تھا۔ سارا دن دینی گفتگو ہوتی رہتی۔ ہر ایک سے ان کے مزاج کے مطابق بات کرنے کا خاص ملکہ تھا۔ خندہ پیشانی ان کا شعار تھا صبح فجر کے لئے روزانہ اکیلے پیدل اڑھائی تین کلو میٹر کا سفر کرکے بیت الذکر آتے۔ اسی طرح مغرب و عشاء بھی ان کی کوشش ہوتی کہ بیت الذکر میں ادا کی جائے۔

آپ میں حس مزاح بھی بہت تھی۔ کبھی کبھی بہت پیارے اور سنجیدہ اور حسین مذاق کرتے کہ جی خوش ہو جاتا۔ دعوت الی اللہ کے لئے خاکسار کو اکثر مختلف چکوں میں لے جاتے بعض اوقات زیر ارشاد احباب سے ساری ساری رات گفتگو میں گزر جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیاوی علوم سے مالامال کیا ہوا تھا۔ کوئی موقع خوشی کا ہو یا غمی کا دعوت الی اللہ کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ آپ کے سمجھانے کے انداز میں ایسی تاثیر تھی کہ بات دل میں اتر جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت اچھی آواز اور پر درد آواز عطا کی ہوئی تھی۔ ہر آدمی کو اس کے مزاج کے مطابق جواب دیتے کہ اس کی تسلی ہو جاتی۔ اکثر اپنے ساتھ مجھے اپنی زمینوں پر لے جاتے۔ اور وہاں جو مزارع ہوتے ان سے جماعتی گفتگو ہوتی رہتی۔

آپ بہت زیادہ مہمان نواز بھی تھے۔ اپنے چیمبر میں بھی ہر آدمی کی اس کے مطابق تواضع کرتے۔ ضروری مہمانوں کو گھر لے جاتے۔ اکثر مہمان آپ کے گھر آتے جاتے رہتے۔ خاص طور پر مرکزی مہمانوں کو اپنے گھر لے جاتے۔ ان کی خوب خاطر تواضع کرتے آپ اپنا وسیع گھر سب کے لئے کھلا رکھتے تھے۔

اپنے ماتحتوں کا خاص خیال رکھتے۔ غرباء سے بہت زیادہ ہمدردی سے پیش آتے۔ غرباء کے حق میں مفت کیس لڑتے۔ جب بھی ضلع کی جماعتوں کے دورے پر جاتے تو خاکسار کو ساتھ لے جاتے دوران سفر جماعتی ترقی زیر بحث رہتی۔ لمبے سفر پر نظموں کی کیسٹس پاس رکھتے۔ دورہ کے دوران کار میں لگا لیتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسیر راہ مولیٰ رہنے کی توفیق بھی عطاء کی۔ حلقہ احباب بہت ہی وسیع تھا۔ شائد اس لئے بھی کہ آپ کی مسکراہٹ دلوں میں جگہ کر لیتی تھی۔ آپ ہر وقت مسکراتے رہتے۔ آپ کے چہرہ پر عجب پیاری سی مسکراہٹ تھی۔ جس کو کیمرے کی آنکھ نے بھی محفوظ کر لیا۔ آپ اپنی جان بھی مسکراتے ہوئے جان آفریں کے سپرد کرکے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ انتہائی بہادر اور دریا دل انسان تھے۔ کہ وقت رخصت بھی راہ مولیٰ میں اٹھارہ گولیاں اپنے سینے میں لینی قبول کرلیں۔ مگر کسی گھبراہٹ یا بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ بڑے وقار سے وہ اس مرحلہ سے بھی گزر گئے۔

آخر پر سب الفضل کے قارئین سے بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ گزارش ہے۔ کہ اس پیارے وجود کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اعلیٰ ترین مقام عنائت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

وقف جدید کے عالمگیر تقاضے

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے سال رواں کے چھ ماہ ختم ہونے والے ہیں لہٰذا اس موقع پر تمام زعما کرام مجلس انصار اللہ پاکستان اپنی اپنی مجلس / جماعت کا جائزہ لیں کہ کیا سب انصار وقف جدید کی الٰہی تحریک میں نہ صرف شامل ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ حیثیت اور وسعت کے مطابق شامل ہیں۔ نیز جن انصار بھائیوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی فضلوں سے نوازا ہے۔ وہ شکرانے کے طور پر "معاونین خصوصی کے طور پر آگے بڑھیں تاکہ وقف جدید کے ذریعہ بنی نوع انسان کے عالمگیر تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق پاویں۔

اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور انہیں مقبول راہ عمل پر آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

برکات احمد صاحب راجیکی

الفضل 27 جون 1956ء

چوہدری غلام محمد صاحب

اخبار الفضل میں مکرمی چوہدری ناصر دین صاحب واقف زندگی کے ایک نوٹ سے رنج دہ خبر ملی کہ مکرمی چوہدری غلام محمد صاحب والد ماجد چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے واقف زندگی اچانک وفات پاگئے ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب کی اچانک وفات کا واقعہ خاص طور پر تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ ان کے اکلوتے بیٹے چوہدری عزیز احمد صاحب ایک مزمن اور تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں اور سوئٹزرلینڈ میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

چوہدری غلام محمد صاحب اپنے علاقہ میں یعنی تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں ایک بارسوخ زمیندار اور اپنے گاؤں کنیاں کلاں کے نمبردار تھے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب ضلع جالندھر میں افسر مال تھے وہ آپ کے ماتحت سرکاری کام کرتے رہے۔ اپنی مجلس میں وہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے حالات کے متعلق بہت سی باتیں سنایا کرتے تھے۔ اور آپ کی بے تکلفانہ طبیعت خاندانی وقار و عظمت اور ہمدردی خلائق کی تعریف کیا کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض وجودوں خاندانوں اور علاقوں میں دین برحق بظاہر مغلوب اور مقہور ہو کر پھر غالب اور فائق ہو جاتا ہے۔ چوہدری غلام محمد صاحب کے وجود میں بھی احمدیت کے متعلق ایسا ہی ظاہر ہوا۔

1937ء کی بات ہے میں کپورتھلہ کالج میں انٹرمیڈیٹ کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ جب میں فرسٹ ائیر امتحان میں کامیاب ہو کر سیکنڈ ائیر میں داخل ہوا تو چوہدری عزیز احمد صاحب جو اس وقت پتلے دبلے اور عزم اخلاص اور صداقت سے پر نوخیز نوجوان تھے۔ کالج میں داخل ہوئے۔ یہ ایک لمبی داستان ہے کہ کس طرح ان کا متلاشی حق قلب احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب قدیمی اور پاکباز رفیق کی صحبت نے ان کی روح اور ایمان کو جلا بخشی۔

بہرحال جب برادرم چوہدری عزیز احمد صاحب نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور ان کے والد ماجد کو گاؤں میں اس کا علم ہوا۔ تو وہ احمدیت کے خلاف اپنے خیالات و عقائد کی پختگی اور شدت کی وجہ سے سخت برہم ہوئے اور جب موسمی تعطیلات میں چوہدری صاحب اپنے گھر واپس گئے۔ تو ان کے والد نے ان کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے ہر ممکن سختی ان سے روا رکھی۔ ضلع جالندھر کے قریباً تمام غیر احمدی علماء کے پاس بھی ان کو بھیجا تاکہ وہ ان کو سمجھا کر احمدیت سے بدظن کریں۔ عزیز احمد صاحب ابھی نو احمدی تھے۔ اور مسائل کی تفصیلات سے علمی واقفیت نہ رکھتے تھے۔ لیکن نور ایمان سے ان کا قلب روشن تھا۔

جب چوہدری غلام محمد صاحب نے دیکھا کہ ان کا لڑکا باوجود ہر طرح سمجھانے دباؤ ڈالنے اور سختی کرنے کے احمدیت کو نہیں چھوڑتا تو انہوں نے پدرانہ شفقت کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے اس اکلوتے بیٹے کو بغیر زاد راہ دینے اور سامان سفر دینے کے گھر سے نکال دیا۔ اور چوہدری عزیز احمد صاحب نہایت تکلیف کی حالت میں قادیان پہنچے۔ اس کے بعد واقعات کا ایک لمبا سلسلہ ہے کہ کس طرح عزیز احمد صاحب نے رنجدہ حالات کا نہایت جوان مردی اور اخلاص سے مقابلہ کیا اور الفت مادری اور شفقت پدری پر خدائے ذوالجلال اور اس کے مامور کی محبت کو ترجیح دی اور ابتلاء و مصائب کے کٹھن راستوں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ ان کے والد ماجد کی نفرت و عداوت کم ہوتی گئی اور بالآخر وہی والد جو اپنے گھر میں احمدیت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ گزشتہ سال خود احمدیت کی آغوش میں آگئے۔ اور ان کا وہ فرزند جس کو دین حق کے قبول کرنے کی وجہ سے سترہ اٹھارہ سال پہلے انہوں نے مغلوب و مقہور کرکے اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ احمدیت سے حاصل کئے ہوئے ایمان اور روحانی طاقت سے ان پر غالب آیا۔

قبولیت احمدیت کے بعد محترمی چوہدری غلام محمد صاحب نے اپنے اخلاص اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ تعلق محبت میں بہت جلد ترقی کی۔ گزشتہ سال جب میں ربوہ میں ان سے ملا۔ تو ان کو نور ایمان سے سرشار پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کے فرزند برادرم چوہدری عزیز احمد صاحب کو اپنی خاص رحمت سے نوازتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے نیز ان کے اہل و عیال اور خاندان کے دوسرے افراد کا بھی حافظ و ناصر ہو۔

کوشش کرو تا متقی بن جاؤ

ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں اذان اور نماز پر پابندی

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے سری نگر کے اندرون شہر کے علاقے میں تشدد کا بازار گرم کر دیا ہے۔ اور درجنوں افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ بھارتی فوج نے فجر اور عشاء کی نمازوں اور اذان پر بھی پابندی لگادی ہے۔ کسی شخص کو رات سے صبح سویرے تک گھر سے نکلنے نہیں دیا جاتا۔ علاقے کے تین محلے گزشتہ روز صبح سویرے سے محاصرے میں ہیں۔ لوگوں کو گھروں سے نکلنے کا حکم دیا جاتا ہے اور ان کی شناخت پریڈ کرائی جا رہی ہے۔ بڈگام میں بھارتی فوج نے امام مسجد کو اذیتیں دیں جبکہ سوپور میں کالج کے 20 طلباء پر سخت تشدد کیا گیا۔

○○○

ہانگ کانگ میں مظاہروں پر پابندی

ہانگ کانگ اب چین کے ماتحت آچکا ہے اور چین کی طرف سے اپنے حکومتی اختیارات کا مظاہرہ شروع ہو چکا ہے۔ ہانگ کانگ کی پولیس کے اسسٹنٹ کمشنر لیتھ بریتھوائے نے کہا ہے کہ ہانگ کانگ میں بیجنگ کے خلاف یا تائیوان یا تبت کی آزادی کے حق میں مظاہرے کرنے پر پابندی ہوگی۔

○○○

ازبکستان کا مطالبہ

ازبکستان نے افغانستان میں وسیع النبیاد حکومت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلحہ پر پابندی لگانے سے افغان جنگ ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ افغان مسئلہ تمام گروپوں کے درمیان صرف پرامن ذرائع سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں ازبک سفیر مسقراط کو بیلوف نے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ افغانستان پر علاقائی کانفرنس میں اقوام متحدہ کے نمائندے کو بلانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امن ہونے تک ازبکستان سے پاکستان تک تیل اور گیس پائپ لائن کا منصوبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ ازبک سفیر نے کہا کہ افغان جنگ تاشقند سے ازمیر تک ہرات کے راستے ریلوے کا رابطہ قائم کرنے میں بھی رکاوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان اس وقت کئی شعبوں میں تجارت ہو رہی ہے اور اس وقت تجارتی توازن ازبکستان کے حق میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ایکو" کو صرف تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہئے نہ کہ سیاسی مقاصد کے لئے۔

○○○

امریکہ بمقابلہ پاکستان

امریکہ نے سرکاری طور پر پاکستان کے تین بڑے ایٹمی اداروں کو برآمدات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ امریکی وزارت تجارت نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کہوٹہ لیبارٹری، نیشنل ڈیویلمپنٹ سنٹر، اور کنٹرول انسٹی ٹیوٹ ای پی سی آئی، پر امریکہ سے برآمدی لسٹ سے ان تینوں پاکستانی فرموں کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل امریکی وزارت تجارت تین بھارتی فرموں کو بھی برآمدی لسٹ سے خارج کر چکی ہے۔

امریکی وزارت تجارت نے امریکہ کی تمام فرموں کو ایک نوٹس کے ذریعے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ پاکستان کے ان ایٹمی اداروں کو مال نہیں بھیج سکتے کیونکہ برآمدی لسٹ میں ان کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ان تینوں اداروں کو امریکی فرمیں صرف اسی صورت میں مال بھیج سکتی ہیں جب وہ بیورو آف ایکسپورٹ ایڈ منسٹریشن سے خاص پرمٹ حاصل نہ کرلیں۔ امریکی وزارت تجارت نے کہا ہے کہ ان اداروں کے بارے میں خفیہ رپورٹ ملی ہے کہ یہ ایٹمی ہتھیار بنا رہے ہیں امریکی وزارت تجارت کے رجسٹرار نے دنیا کی ان فرموں اور اداروں کی ایک فہرست جاری کی ہے جو ایٹمی ہتھیار بنانے کی طرف گامزن ہیں۔ اس لئے اب ان اداروں کی چھان بین کے بعد جہازوں میں امریکی کمپنیوں کے کیمیکل اور مشینری لانے کی اجازت ہوگی۔ اس فہرست میں چین اسرائیل روس اور بھارت کے ایٹمی ادارے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ بھارت کے علاوہ اس لسٹ کے مطابق چین کی پندرہ فرموں اور اسرائیل کے ایٹمی ریسرچ سنٹر کے علاوہ بن گوریاں یونیورسٹی آف اسرائیل پر بھی پابندی لگائی گئی ہے۔ یونیورسٹی آف اسرائیل پر الزام ہے کہ وہ ایٹمی مواد اور ٹیکنالوجی کو امریکہ سے سمگل کرنے کے دھندے میں ملوث ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

بخدمت مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل

امید کہ آپ بفضل خدا خیریت سے ہوں گے۔ مخدومی مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے گزشتہ روز واشنگٹن بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ملاقات ہوئی تو ان کی ایک فہمائش کی یاد تازہ ہو گئی مگر اس کی تفصیل لکھنے سے پہلے اس کے پس منظر کی وضاحت ضروری ہے۔

حضرت امام جماعت الثالث کے وصال کے وقت یہ خاکسار ملک سے باہر تھا اس لئے ان کے جنازہ میں شامل نہ ہو سکا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں تحریراً بیعت کی درخواست بھجوا دی۔ سفر سے واپسی پر میں حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے ربوہ حاضر ہوا ملاقات کے لئے کمرہ انتظار میں بیٹھا تھا کہ پہلے محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ انگلستان اور ان کے بعد شیخ صاحب تشریف لے آئے کمرہ انتظار میں ہم تینوں کا اجتماع بغیر کسی ارادے یا پیشگی پروگرام کے تھا۔ ان دونوں بزرگوں سے میرے دیرینہ تعلقات تھے اچانک ان کی آمد میرے لئے باعث خوشی ہوئی۔ ابھی یہ دونوں بیٹھے ہی تھے کہ حضرت امام جماعت اسی کمرے میں تشریف لے آئے میں نے دستی بیعت کے لئے درخواست کی جو منظور ہوئی حضرت صاحب نے میرا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھ میں لیا شیخ صاحب اور خان صاحب نے اپنے ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ دئے اور اس طرح ہم تینوں نے بیک وقت بیعت کرنے کی توفیق پائی اس اجتماعی بیعت سے ہمیں بڑی مسرت ہوئی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکت سے اگرچہ ان دوستوں سے اخوت کے رشتے پہلے سے مضبوط تر ہیں مگر اس غیر ارادی اجتماعی بیعت نے دلوں میں غیر معمولی تقویت پیدا کر دی۔ اس کے بعد عند الملاقات اس واقعہ کی یاد دلوں میں بڑی انبساط پیدا کرتی ہے۔ 1995ء میں جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ میں شامل تھا شیخ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے ہم دونوں سٹیج پر اکٹھے ہی بیٹھے تھے کہ اس واقعے کا پھر ذکر چھڑا تو شیخ صاحب فرمانے لگے کہ ایسے حسین واقعات روز روز نہیں ہوتے اور ہر ایک کو میسر بھی نہیں آتے بہتر ہوگا کہ اس کو اشاعت کے لئے الفضل کے ایڈیٹر کو لکھ دو تاکہ یہ تاریخ میں محفوظ ہو جائے۔

یہ واقعہ پندرہ سال پرانا ہے شیخ صاحب کے مشورہ کے بعد بھی تاخیر ہوئی جس کی وجہ میری سستی ہی تھی آفتاب احمد خان صاحب اللہ کو پیارے ہو چکے دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے میرے ساتھ ہمیشہ شفقت فرماتے ان کا آخری محبت کا اظہار میرے لئے سٹیج ٹکٹ کا تھا۔ مجھے چونکہ جلسہ میں شمولیت کی ہر سال توفیق ملتی رہی اس لئے میرا ٹکٹ تیار رکھا مگر میں اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے 1996ء جلسہ میں شامل نہ ہو سکا اس غیر متوقع غیر حاضری کو محسوس تو کیا مگر اس کا خندہ پیشانی اور محبت کے رنگ میں اظہار کیا اور میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر نسیم اللہ کو یہ ٹکٹ دے کر کہا کہ اپنے ابا کو کراچی بھیج دینا۔ کیسے کیسے رکھ رکھاؤ والے مخلصین تھے جو رخصت ہو کر بڑا خلا پیدا کرتے جا رہے ہیں

زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے۔

شیخ صاحب بفضل خدا صحت مند ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور خلوص میں برکت دے۔ ہر آن حامی و ناصر ہو آمین۔ یہ خاکسار بھی اپنے ہمدردوں کی دعاؤں کا ہر وقت محتاج ہے۔

میں آج کل امریکہ میں ہوں اور یہیں سے آپ کو یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔

لطیف احمد شاد کراچی

ممنون احسان

انسان کی زندگی میں بے شمار ایسے واقعات آتے رہتے ہیں جو اس کی زندگی میں ایک ناقابل فراموش یادگار اور ایمان کی مضبوطی کا موجب ہوتے ہیں۔

خاکسار کے ساتھ بھی ایسا ہی ایک واقعہ ہوا اور چونکہ وہ میرا محسن زندہ دنیا میں موجود تھا اس لئے کچھ دل میں قباحت تھی کہ کہیں وہ شخص میری اس طرح تعریف کو برا نہ منائے اب جبکہ میرے محسن اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اس لئے ازدیاد ایمان کے لئے واقعہ عرض کئے دیتا ہوں۔

آج سے تقریباً 30 سال قبل خاکسار کراچی میں اپنے دوست محترم قاضی حبیب الدین احمد صاحب کو ملنے ان کے دفتر جماعتی کام کے سلسلہ میں گیا وہ اس وقت ڈائریکٹر لائبریریز گورنمنٹ آف پاکستان میں ملازم تھے اپنا پرانا سائیکل باہر صحن میں رکھ کر چند منٹ کے بعد جب واپس آیا تو بائیسکل غائب تھی میں نے بڑی پریشانی کے عالم میں محترم قاضی صاحب کو واپس جا کر اپنی تکلیف دہ صورت حال بیان کی اس زمانے میں بائیسکل پرمٹ پر ملتے تھے۔ مکرم قاضی صاحب نے بڑے دکھ کے ساتھ فرمایا کہ پتہ نہیں خدا کو کیا منظور ہے اور کیا حکمت ہے بہرحال انہوں نے تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ضرور کوئی راہ مدد کی نکالے گا۔

کچھ عرصہ اس پریشانی میں گزرا اور اچانک میرے اس محسن یعنی قاضی حبیب الدین احمد صاحب کا نام سلیکشن (انتخاب) کے لئے گورنمنٹ آف پاکستان کو بھیجا گیا کئی اور نام بھی تھے محترم قاضی صاحب نے ایک دن خاکسار کو اس بارہ میں ذکر فرمایا اور دعا کے لئے دوستوں کو بھی تحریک کی۔ ساتھ ہی فرمایا کہ دعا کرو میرا اگر یہ کام اللہ تعالیٰ کر دے تو میں اپنا بائیسکل تمہیں دے جاؤں گا۔ یہ بائیسکل جو قیمتی ریلے تھا کچھ دن قبل پرمٹ پر خریدا تھا میں نے اسی دن سمجھ لیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کا کام کر دے گا۔ اور اس طرح سے میرے نقصان کے بھی ازالہ کی صورت بن جائے گی۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا اور دعا نے ایسا جلد اپنا اثر دکھایا کہ مکرم قاضی صاحب منتخب ہو کر بینکاک پانچ سال کے لئے چلے گئے اور حسب وعدہ مجھے اپنا وہ بائیسکل دے گئے۔ خاکسار نے کچھ عرصہ ان کے بچوں کو چھوٹی عمر میں پڑھایا تھا آج کل خدا کے فضل سے بڑے بڑے عہدوں پر ملک سے باہر امریکہ وغیرہ میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صالح اور ماں باپ کے لئے نیک نمونہ اور ان کی خدمت کرنے والے ہوں۔

محترم قاضی صاحب جب بینکاک سے واپس آئے تو نئی قیمتی کار بھی ساتھ لائے تھے اور ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ بچوں کے پاس تھے کہ وفات ہوئی موصی تھے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 3

سچائی کا قدم جو حضرت (بانی سلسلہ) کو عطا ہوا ہے' وہ اتنا بڑا ہے اور اتنا وسیع ہے کہ آپ ایک وسیع دنیا کو اس کے نیچے دیکھ رہے ہیں۔

پس قدم صدق بھی ایک قدم نہیں ہے کہ ہر (صاحب ایمان) سمجھے کہ اسے قدم صدق عطا ہو گیا۔ قدم صدق کے بھی مختلف مراتب ہیں مختلف حجم ہیں اس کی مختلف وسعتیں ہیں اور ان کا براہ راست اس نور کی وسعت سے تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو راستباز کہلاتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا نور تمام فرما تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت منصف مزاج بندے ہوتے ہیں' وہ اپنی راست بازی کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اندر بہت سی کمزوریاں ہیں' بہت سے خلاء ہیں بہت سے اندھیرے ہیں جو منور ہونے باقی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارا نور مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک ہماری زندگی کا ہر گوشہ منور نہیں ہو سکتا' ہمارا ہر اقدام راست اقدام نہیں کہلا سکتا اس لئے وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خدا تعالیٰ کی رحمت کی طرف امید کی نگاہوں سے دیکھتے چلے جاتے ہیں اور انکسار کے ساتھ یہ التجا کرتے چلے جاتے ہیں کہ اے اللہ! ہمارے نور کو بڑھا۔

نور کی آنکھ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور جس کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ (صاحب ایمان) اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے اس پر مزید غور کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ غیر احمدی سوسائٹی میں عموماً نور کا تصور پایا جاتا ہے۔ یہ کوئی ایسی فرضی یا ماوراء الطبیعات چیز نہیں جس کے متعلق ایک معمولی سا تصور تو ہو سکتا ہے لیکن اس کی حقیقت اور اس کی کنہہ کو ہم پا نہیں سکتے۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ نور کا مضمون بہت ہی واضح ہے بہت ہی کھلا کھلا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ہم میں سے ہر شخص اگر چاہے تو اپنے نور کی پہچان کر سکتا ہے' اسے جان سکتا ہے' البتہ نور کی پہچان اس کے قدموں سے ہوگی۔ ان دونوں کا چونکہ آپس میں گہرا تعلق ہے اس لئے جہاں بھی انسان غلط جگہ پر قدم رکھتا ہے وہیں اس کو محسوس ہو جانا چاہئے کہ یہاں نور نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ جہاں وہ صحیح جگہ پر قدم رکھتا ہے وہاں اسے احساس ہو جانا چاہئے کہ یہاں میرے نور نے میری رہنمائی کی ہے۔ پس ایک ہی دن میں سارے دن کے حالات پر اگر انسان غور کرے تو بہت کھل کر اسے اپنے نور کے حالات نظر آنے شروع ہو جائیں گے اور وہ واضح طور پر دیکھ لے گا کہ کہاں کہاں اس کے قدم سچائی پر پڑ رہے تھے اور کہاں کہاں کذب پر پڑ رہے تھے اور یہ کہ اسے خدا کی طرف سے کتنا نور بصیرت عطا ہوا اور کتنا نہیں ہوا۔

(از خطبہ فرمودہ 18۔اپریل 1986ء)

بقیہ صفحہ 4

عمل سے لے کر وفات کے بعد تک عاجز اور بے چارہ۔ ہر قدم پر محتاج۔ حاجت مند۔ وہ دوسروں کی کیا مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ بعض انسان تو پیدائشی طور پر یا بعد میں پیش آمدہ حالات کی وجہ سے آنکھ کان ہاتھ پیر یا سوجھ بوجھ سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک انسان ہزار چاہنے کے باوجود بھی کسی کی کیا مدد کر سکتا ہے یوں واجب تو یہی بنتا ہے کہ حاجتیں حاجت روا کے سامنے پیش کی جائیں۔ اس حاجت روا نے اس بات کے لئے بھی حاجت روائی کے اصولوں میں نرمی رکھ دی ہے۔ اس نے انسان کو بھی انسان کا مداوا بنایا ہے۔ حاجت روا بننے کی توفیق دی ہے۔ انسان کو انسان کا وسیلہ بنایا ہے۔ لیکن اس کے لئے حاجت مند اور حاجت پوری کرنے والے کے درمیان ایک رشتہ درکار ہے۔ ایک واسطہ چاہئے۔ یہ رشتہ یہ واسطہ ایک لمبی تشریح چاہتا ہے کہیں یہ رشتہ ہم وطن ہونے کا ہے۔ کہیں ہم زبان کہیں ہمسایہ۔ کہیں ایک ہی خاندان کہیں ایک جیسے معاشی حالات۔ لیکن ایک وسیلہ ایک واسطہ ہمدردی اور قربانی کا ہو تو کسی حاجت روا کی حاجت روائی ہو سکتی ہے۔

آج دنیا میں کسی بھی انسان کے پاس انسان ہونے کے ناتے کوئی بھی شے مثلاً پیسہ۔ وقت سرمایہ اتنا وافر نہیں ہے کہ وہ یہ اعلان کر دے کہ میں سب کی حاجت روائی اور پھر ہر طرح کی حاجت روائی کو تیار ہوں۔ جو بھی کوئی کسی کو کچھ دیتا ہے وہ اپنی ضروریات کاٹ کر قربانی کر کے دیتا ہے۔ اس میں ایک انسان کی انسانی مدد سے لے کر قوموں اور ملکوں کی مدد اور حاحت روائی تک شامل ہے۔

ہم سب اس بڑے حاجت روا کے کارندے ہیں۔ ہم اپنی چھوٹی چھوٹی خوشیاں قربان کر کے بچت کر کے ہمت کر کے دوسروں کی حاجت روائی کے لئے کچھ نہ کچھ نکال سکتے ہیں ادنیٰ سے ادنیٰ۔ اعلیٰ سے اعلیٰ حقیر۔ قلیل۔ کم۔ زیادہ۔ لیکن قربانی اس کے لئے شرط اول ہے اپنی ضروریات کی قربانی۔ خواہشات کی قربانی۔ کچھ بچا کر کسی کو کچھ دینے کا جذبہ۔ اور کچھ نہیں تو زبانی ہمدردی۔ دعا۔ اور میٹھے دو بول مسکراہٹ کی ایک کرن جس پر کچھ بھی تو خرچ نہیں ہوتا۔ کچھ بھی قربانی کچھ بھی بچت نہیں کرنی پڑتی!!

پس ہمدردی دعا میٹھے بول اور مسکراہٹ یہ ایسے زائد سکے ہیں۔ جو آپ کے پاس ہر دم موجود ہو سکتے ہیں اور آپ کسی کے بھی کشکول میں ڈال سکتے ہیں۔ نہیں ڈال سکتے تو کم از اپنے کشکول میں تو یہ نوادرات رکھ سکتے ہیں۔ جو کچھ بھی کسی کو دیں گے اس سے زائد نہ سہی تو اتنا تو ضرور آپ کو بھی واپس ملے گا آزمائیے تو سہی۔

مرے کشکول میں نایاب سکے
جنہیں میں ہر گھڑی کھنکا رہا ہوں
زمانے نے مجھے کو جو کچھ دیا ہے
میں عظمت آج وہ لوٹا رہا ہوں

بقیہ صفحہ 4

اللہ تعالیٰ جب فضل کرتا ہے تو اس کے فضل کو نازل ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا اور مایوسی کی فضا کو توڑ کر حوصلہ اور ثابت قدمی کی طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اسی خوشی میں ہم بیٹھے تھے کہ ہماری بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہفتہ وار خطبہ آرہا ہے اور درس بھی ہم تک پہنچ رہا ہے کہ حضرت صاحب نے یہ نوید سنائی کہ احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات اب 24 گھنٹے جاری رہیں گی۔ ابتداء میں یہ نشریات ساری دنیا کے لئے نہ تھیں لیکن بعد میں یہ نشریات ساری دنیا تک پہنچے لگیں اور مختلف زبانوں میں تراجم بھی ہونے لگے اس وقت ہمیں یقین ہو گیا اور ہم حق الیقین تک پہنچ گئے کہ میں تیری (آواز) کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کرنے والا اتنی زبردست قوتوں اور مضبوط حکومت والا ہے کہ کوئی طاقت ابھی اس کی راہ میں حائل ہونے کی استطاعت نہیں رکھتی۔

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں کہ ڈش انٹیناز ہماری بنیادی ضرورت بن چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کی توفیق بھی اتنی زیادہ بڑھانا شروع کر دی ہے کہ وہ اس ضرورت کو پورا کر سکیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن دنیا کا معروف ترین ٹیلی ویژن اسٹیشن ہے جو ہمارے لئے ہر لمحہ نئے سے نئے پروگرام پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان انعامات میں سے خطبہ ہے جو لائیو احمدیہ ٹیلی ویژن پر نشر ہوتا ہے۔

خزائن اور انعامات آپ کے لئے حاضر ہیں آپ ان کو دیکھ کر سن کر اپنے دماغ کی لائیبریری میں محفوظ کر لیں۔ ان انعامات کی قدر کریں ہزاروں مصروفیات کو خطبہ کے وقت ایک طرف رکھ دیں اور وہ وقت جو خطبے کا ہے اس میں اپنے ٹی وی سیٹ کے سامنے آجائیں یا اگر آپ کے گھر میں انتظام نہیں ہے تو کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں انتظام ہے۔ پاکستانی وقت کے مطابق آج کل خطبے کا وقت 5 بجے شام شروع ہوتا ہے خود بھی سنیں بچوں کو بھی دکھائیں اور دلچسپی رکھنے والے دوستوں کو بھی محروم نہ رکھیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 10-جولائی 1997ء

12-00 رات-اردو پروگرام-
1-00 المائدہ-سبزیوں کا اچار-
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن-باسکٹ بال ٹورنامنٹ-

7-00 اردو کلاس-
8-00 عربی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم-
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-00 سندھی پروگرام-ترجمہ خطبہ 95-10-6 از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-00 کوئز پروگرام-تاریخ احمدیت-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 المائدہ-سبزیوں کا اچار-
3-30 الزامات کے جوابات-حضرت صاحب کی طرف سے- سیشن 31 (94-6-9 حصہ اول)
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام-(-)اصول کی فلاسفی-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیوپیتھک کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 روسی پروگرام- مجلس سوال و جواب روسی اور قازقستانی احباب کے ساتھ-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

ماہر امراض قلب کی ربوہ میں آمد

○ مورخہ 20- جولائی 1997ء کو مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ جو احباب ان سے مشورہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مکرم ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب کو معائنہ کروا کر وقت لے لیں تاکہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کا وقت ضائع نہ ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ مریض ان سے استفادہ کر سکیں۔ کوئی کیس بغیر رجسٹریشن کے دیکھا نہیں جا سکے گا۔

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب صبح کے دفتری اوقات میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال-ربوہ)

خبریں

ربوہ : 9 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ شریعت کا نفاذ آئین کا تقاضا ہے۔ حکومت امن و امان کو خراب کرنے یا معاشرہ میں تشدد پھیلانے کی اجازت نہیں دے گی۔

○ بھارت کے وزیر اعظم گجرال کی کابینہ کے تین وزراء نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مستعفی ہونے والوں میں نائب وزیر خارجہ سلیم شیروانی بھی شامل ہیں۔

○ بھارتی پنجاب میں چلتی ٹرین بم سے اڑا دی گئی ہے۔ 50 افراد ہلاک اور 100 زخمی ہو گئے ہیں۔ مسافر ٹرین کنگا نگر سے رینالہ جا رہی تھی دوپہر دو بجے بٹھنڈہ کے قریب زور دار دھماکہ سے بم پھٹ گیا مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ پولیس کے مطابق کشمیری عسکریت پسند یا سکھ شدت پسند ملوث ہو سکتے ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ شاہد حامد (ایم ڈی۔ کراچی) کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ وزیر اعظم تعزیت کے لئے کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے مقتول ایم۔ ڈی۔ ان کے گارڈ اور ڈرائیور کے گھر گئے۔

○ سندھ میں نئے حکومتی سیٹ اپ کے لئے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ میں رابطے شروع ہو گئے ہیں۔ پی پی نے نئے وزیر اعلیٰ کے لئے پیر صدر الدین کے نام پر اتفاق کر لیا ہے۔ امن و امان کی بدترین صورت حال کے باعث وزیر اعلیٰ سندھ پر عدم اعتماد کیا جا رہا ہے۔ دونوں پارٹیاں ایم کیو ایم سے جان چھڑانے کے ایک نکاتی ایجنڈے پر متفق ہو چکی ہیں۔

○ کراچی میں جرائم پیشہ اور مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف اپریشن تیسرے روز بھی جاری رہا۔ 214۔ افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ اب گرفتار ہونے والوں کی تعداد آٹھ سو تک پہنچ گئی ہے۔ گرفتار ہونے والوں کے قبضہ سے کلاشنکوف۔ 8 پستول۔ 6 ریوالور سینکڑوں گولیاں اور منشیات برآمد ہوئیں۔

○ امریکہ نے منشیات کے کاروبار میں پاک فوج کے افسروں کو ملوث کرنے کے سلسلے میں اپنے ایجنٹوں کے قابل اعتراض رویئے پر پاکستان سے معافی مانگ لی ہے۔ اور اعتراف کر لیا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ کے شعبہ منشیات کے بعض ایجنٹوں نے پاکستانی افسروں کو پھنسانے کی کوشش کی تھی۔

○ امریکہ میں گرفتار پاکستانی سکواڈرن لیڈر فاروق نے جیل سے اپنے والدین کے نام خط میں لکھا ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔ امریکہ کی کسی عدالت میں اعتراف جرم نہیں کیا ہے۔ پاکستانی میڈیا اتنی اہم خبریں بغیر تصدیق کے شائع نہ کرے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہد کمانڈر عبداللہ میر سمیت 10 حریت پسند شہید کر دیئے گئے ہیں۔ بھارتی حکومت نے کمانڈر عبداللہ کے سر کی قیمت 5 لاکھ مقرر کر رکھی تھی۔

○ کراچی میں تشدد اور فائرنگ کے واقعات میں 3 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ سٹیٹ ایجنسی کے مالک 28 سالہ اظہر مغل کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اورنگی میں بوری بند نعش ملی۔ ایک 45 سالہ شخص پرچون کی دوکان پر بیٹھا تھا کہ موٹر سائیکل پر سوار دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دیا۔

○ کسان بچاؤ تحریک نے زرعی ٹیکس کے خلاف 15۔ جولائی سے علامتی سول نافرمانی کا اعلان کر دیا ہے۔ 15۔ 16 اور 17۔ جولائی کو ملک بھر میں دودھ 'سبزیاں' اور پھلوں کی سپلائی روک دی جائے گی۔ ریکوری افسروں نے زبردستی ٹیکس وصول کئے تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں گے۔

○ گرمی کی شدت اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے باعث پنجاب کے مختلف شہروں میں گرمی نے 29۔ افراد کی جان لے لی ہے۔ درجنوں افراد بے ہوش ہو گئے۔ جھنگ میں 16 گھنٹے کی طویل لوڈ شیڈنگ پر لوگوں نے شدید احتجاج کر کے سڑک بلاک کر دی۔ کنوؤں پر لوگوں کی قطاریں لگ گئیں۔ فیصل آباد میں بازار سونے ہو گئے مانوالہ میں 5 روز سے پانی غائب ہے۔

○ صوبائی دار الحکومت لاہور میں شدید گرمی میں بجلی کی طویل بندش سے شہری بلبلا اٹھے۔ شہریوں نے واپڈا کے خلاف مظاہرے کئے۔ آؤٹ فال روڈ دھرمپورہ۔ اور رحمان پورہ میں واپڈا کے دفاتر کا گھیراؤ کیا گیا۔ ٹائر جلا کر سڑکیں بند کر دیں۔ پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ ریلوے کالونی سمیت متعدد علاقوں میں بجلی کی طویل بندش سے عوام پانی کی بوند بوند کو ترس گئے۔

○ حکومت پاکستان کی طرف سے بینکوں کے نادہندگان سے رقوم کی واپسی کے لئے سخت اقدامات کے پیش نظر قرض نادہندگان کی اکثریت نے ادائیگیاں شروع کر دی ہیں۔

○ ہاشو گروپ بھی سوا ارب روپے حکومت کو دینے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ گروپ کے سربراہ صدر الدین ہاشوانی نے بہت سی دستاویز سینٹر سیف الرحمن سے ملاقات کے دوران ان کے سپرد کیں' بینکوں سے کروڑوں کے قرضے بغیر ضمانت حاصل کئے تھے۔ ہاشوانی نے ایم سی بی کے سابق سربراہ حسین لوائی کی مدد سے گروپ کو 21 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کی دو بینک گارنٹیاں دیں جو مجرمانہ فعل ہے۔

○ وفاقی حکومت نے چاروں صوبوں کے کمشنروں کو دینی مدارس کا سروے کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ حکومت کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض دینی مدارس میں فوجی تربیت دی جاتی ہے۔

○ ٹھٹھہ میں ویگن اور ٹرک کے تصادم میں 9 افراد جان بحق ہو گئے ہیں۔ ویگن کراچی جا رہی تھی۔ کہ سامنے سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔

○ واپڈا نے مزید 19 شعبے ختم کرنے کی سمری حکومت کو بھجوا دی ہے۔ کئی اعلیٰ افسر بھی فارغ ہو جائیں گے۔ شعبوں کا تعلق پاور ونگ سے ہے۔ ڈپٹی جنرل میجر (ایم پی اینڈ سی اور ڈپٹی جنرل مینجر (پرچیزنگ) ختم کر دیا جائے گا۔

○ اراکین پنجاب اسمبلی نے مردم شماری اور نئی ووٹر لسٹیں بننے تک بلدیاتی الیکشن نہ کرائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ نارووال پولیس نے 40 کروڑ کی ہیروئن بھارت سمگل کرنے کی کوشش ناکام بنا دی ہے۔ 4 سمگلروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آصف زرداری کے خلاف مقدمے حکمرانوں کی نااہلی اور بوکھلاہٹ کا ثبوت ہیں۔ حکومت کی نااہلی اور کمزوری کے باعث امن و امان کی صورت حال گھمبیر ہو چکی ہے۔

○ ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے کنوینر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ خفیہ ہاتھ ایم کیو ایم اور حکومت سندھ کے خلاف سازش میں مصروف ہے۔

○ اقوام متحدہ میں متعین عرب ملکوں کے رابطہ گروپ نے مطالبہ کیا ہے کہ مشرق وسطی کے مسئلے پر غور کرنے' علاقے میں پائیدار امن اور بیت المقدس میں یہودی بستی کی تعمیر کے خلاف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلایا جائے۔

خوشخبری
بیرون ملک سفر، تعلیم، سپانسر شپ اور امیگریشن قوانین سے متعلق پیشہ وارانہ خدمات کیلئے آپ کے معاون اور مددگار
فاروق لاء ایسوسی ایٹس
15-B چغتائی پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون: 825275

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے
• آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو کام کیلئے خادم
پتہ برائے رابطہ:-
میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری گلی 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: 7932514
7932515
7932516

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
احمد مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508